

تفسیر حسن الکلام

(اُردو)

صحیح بخاری، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر قطبی سے ماخوذ
انتخاب

ڈاکٹر محمد محسن خان حافظ صلاح الدین یوسف
ترجمہ قرآن کریم
نصف ثانی

اہتمام
عبدالحکیم مجاہد بن محمد یونس

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
لاہور - ریاض

جملہ حقوق اشاعت
برائے دار السلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز محفوظ ہیں



دار السلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

پوسٹ بکس نمبر 22743 ریاض 11416 مملکت سعودی عرب

ٹیلیفون 4033962 فیکس 4021659

برانچ آفس

دار السلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

50 لوہر مال، لاہور پاکستان ٹیلیفون - 7354072

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز 1997 بمطابق شعبان 1418 ہجری



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا (رب) پالنے والا ہے (۲)
بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان (۳) بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے (۴)
ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں (۵)
ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا (۶) ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا (۷) ان کی
نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔ (۸)

(۱) رب اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام۔ اس کے معنی ہیں: تمام کائنات کا
پروردگار، خالق، مالک، منتظم، رازق، اقامد، داتا، نگہدار اور محافظ۔

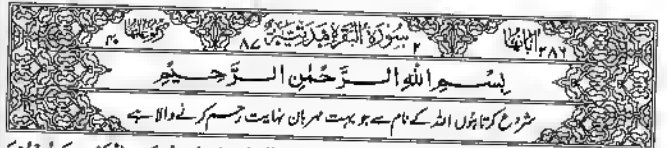
حضرت ابو سعید بن المعلیؓ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا ”میں تمہیں ایک سورت بتاؤں گا جو قرآن میں سب سورتوں سے زیادہ
عظمت والی ہے..... وہ ”الحمد لله رب العالمين“ (یعنی سورۃ فاتحہ) ہے۔
اس میں سات آیات ہیں جو نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں.....“ (صحیح =

= بخاری، کتاب التفسیر، ب: ۱/ ج: ۳/ ۴۳۷

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔
(۲) یعنی ہدایت دے۔ ہدایت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو محض اللہ کی توفیق سے میسر
آتی ہے اور دوسری وہ جو انبیاء علیہم السلام اور اللہ کے مخلص اور نیک بندوں کی تعلیم
و تبلیغ کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراط
مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔
(۳) یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی راہ جیسا کہ سورۃ نساء کی آیت ۶۹ میں
وضاحت ہے۔

حضرت عبادة بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”جو
شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں۔“ (صحیح بخاری، کتاب الاذان
ب: ۹۵/ ج: ۵۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”جب امام
”غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو۔ جس کی
آمین فرشتوں کی آمین سے ہم آہنگ ہو گئی، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں
گے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الاذان، ب: ۱۱۱/ ج: ۸۰)



الْقُرْآنُ (۱) ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۚ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ (۱) الَّذِينَ يُؤْتُونَ بِالْعَقِيبِ وَيُحْسِنُونَ
 اَلْم (۱) اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں (متقین) پر میرے
 گاروں کو راہ دکھانے والی ہے (۲) جو لوگ غیب (۳) پر ایمان لاتے ہیں اور (۱) اقامت
 (الف) متقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو صرف اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کاموں
 سے باز رہتے ہیں جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔ اور یہی وہ حضرات ہیں جو اللہ سے
 شدید محبت کرتے ہیں اور کسی حال میں اس کی فرماں برداری سے منہ نہیں موڑتے۔
 (ب) ویسے تو یہ کتاب تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن اس چستہ
 فیض سے سیراب صرف وہی لوگ ہوں گے جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہو گا۔
 کیونکہ جس کے دل میں مرنے کے بعد جواب دہی کا احساس اور فکر ہی نہیں اس
 کے اندر ہدایت کی طلب یا گمراہی سے بچنے کا جذبہ ہی نہیں ہو گا تو اسے ہدایت کہاں
 سے اور کیوں کر حاصل ہو سکتی ہے؟

(۲) غیب کے لغوی معنی ہیں: ان دیکھا۔ تاہم یہ لفظ بڑی جامعیت اور وسعت رکھتا
 ہے۔ اس میں وہ تمام چیزیں داخل ہیں جن کا ادراک اس دنیا میں نہ عقل سے ہو سکتا
 ہے نہ حواس سے۔ جیسے وجود باری تعالیٰ، ملائکہ، حیات بعد الممات وغیرہ۔ ایمان =

الْبَقَرَةُ (۲) وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ (۱) وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِمَّا أُنْزِلَ مِنْ
 الْقُرْآنِ (۱) نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے (انفاق) خرچ
 کرتے ہیں۔ (۲) اور جو لوگ ایمان (۳) لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور
 جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ (۴) یہی لوگ اپنے

= بالغیب سے مراد ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی ان تمام باتوں پر
 یقین رکھنا ہے جو عقل و حواس سے ماوراء ہیں۔ یعنی اللہ پر ایمان لانا، فرشتوں کو ماننا،
 رسولوں کی لائی ہوئی مقدس کتابوں کو اللہ کا کلام جاننا اس کے رسولوں کو بے چون و
 چرا تسلیم کرنا، قیامت اور اس کی تفصیلات کو حقیقی سمجھنا اور تقدیر پر اعتقاد رکھنا۔ اسی
 طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ماضی، حال اور مستقبل کے جن امور کی خبر دی
 ہے انہیں بالکل برحق اور اٹل ماننا بھی ایمان بالغیب کا ایک ضروری حصہ ہے۔

(۳) اقامت صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت کو دن بھر میں پانچ
 نمازیں ان کے مقررہ اوقات میں باقاعدگی سے ادا کرنی چاہئیں۔ مرد کو مسجد میں
 جماعت کے ساتھ اور عورت کو اپنے گھر میں۔ ارشاد نبوی ہے کہ اپنے بچوں کو سات
 سال کی عمر میں نماز شروع کراؤ اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو (نماز نہ پڑھنے کی
 صورت میں) ہمارا کرپڑھوؤ۔ گویا ہر صاحب اختیار پر واجب ہے کہ اس کے دائرہ اختیار
 میں جتنے لوگ بھی آتے ہوں سب کے سب احکام شریعت کے مطابق نماز قائم
 رکھیں۔ نبی کریم ﷺ نے نماز کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ”نماز اس طرح
 پڑھو، جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الاذان، ج: ۱، ص: ۱۸۰ =

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّكَ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا

رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔
(۵) کافروں کو آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے، یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ (۶) اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (۷) بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر

= ج: ۲۳۱

(۳) اتفاق سے مراد اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اس میں زکوٰۃ بھی آجاتی ہے اور عام صدقہ و خیرات بھی، حتیٰ کہ بیوی بچوں اور دیگر اہل خانہ کی کفالت بھی۔ بشرطیکہ حاصل کردہ مال صرف حلال ذرائع پر مبنی ہو۔

زکوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ مال و جائیداد وغیرہ جب ایک مخصوص نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر پورا سال گزر جائے تو اس کا ایک متعین حصہ مسلمان معاشرے کے غریب و مساکین کا حق ہے جسے ان تک پہنچانا واجب ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اجتماعی عدل، سماجی خوشحالی اور معاشرتی کفالت کے حصول کے لئے زکوٰۃ کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنا گزیر ہے۔

(۵) یعنی اسلام کے بنیادی عقائد پر، جیسا کہ حدیث میں ہے ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“ (صحیح بخاری، مکتب الایمان، ۲/۸: ج: ۸)

بِاللَّهِ وَيَأْتِيهِمُ الْآخِرُ وَأَوَّلُهُمْ يُؤْمِنُونَ ﴿۸﴾ يُخَيِّعُونَ اللَّهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يُخَيِّعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۹﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۰﴾ يَمَّا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۱۱﴾ وَلَٰكُم قِتْلٌ لَّهُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۱۲﴾ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصَلُِّونَ ﴿۱۳﴾ أَلَا أَنُحْمُ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿۱۴﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا اللَّهَ كَمَا اتَّقَوْا الْوَنُومَ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا أَنُحْمُ هُمُ الشُّفَهَاءُ قِيلَ لَهُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۵﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شُيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ ﴿۱۶﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن وہ حقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں۔
(۸) وہ اللہ تعالیٰ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں، لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں، مگر سمجھتے نہیں۔ (۹) ان کے دلوں میں بیماری تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں مزید بڑھادیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (۱۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ (۱۱) خبردار رہو! یقیناً یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں، لیکن شعور (سمجھ) نہیں۔ (۱۲) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابہؓ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا یہ قوف لائے ہیں، خبردار ہو جاؤ! یقیناً یہی یہ قوف ہیں، لیکن جانتے نہیں۔ (۱۳) اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے بڑوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔ (۱۴) اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور برکاوے میں اور بڑھادیتا